لایا گیا ہے کہ یہاں پر پھیلے ہوئے سماجی جبر اور معاشی ظلم کو عدل کی راہوں پر گام زن کرنے کے امکانات اور وسائل کی نشان دہی ہوتی ہے۔ یہ تحقیقی مقالات معاشیات، سماجیات اور سیاسیات کے طالب علموں کے لیے ایک قابلِ قدر مصدر ہیں۔ اسی طرح ایک منفرد مقالہ معروف عالم اور محقق ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم و مغفور کا ہے، جس میں انھوں نے اسلام کے قانون بین الاقوامی کی روشنی میں آج کی دنیا کے تعلقات کے بحران اور بے اعتمادی و ظلم کے نظام کا بہ حسن و خوبی نہ صرف تجزیہ کیا ہے، بلکہ مروجہ بین الاقوامی قانون میں اسلامی قانون بین الاقوامی کی فوقیت اور امتیازی پہلوؤں کو بھی پیش کیا ہے۔ ساتھ ہی اسلامی ماخذ کی روشنی میں تمام اقوام و ملل کو احترام و یگانگت کا رستہ بھی سمجھایا ہے۔ ڈاکٹر انیس احمد کا مضمون: 'عالمی امن اور قیامِ عدل، اسلامی تناظر میں' انھی مباحث کی تفہیم لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔

البتہ اس مجموعے میں ایان مارکھیم کے مضمون: 'عالمی امن وانصاف: مسیحی تناظر' (۶۶-۷۸) کی وجۂ جواز سمجھ سے بالاتر ہے۔ وہ مسیحی اسٹیبلشمنٹ جو ظلم کی خاموش حلیف اور عام انسانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کا دوسرا نام ہے، اس سے عالمی امن وانصاف کی توقع عبث ہے۔ مجموعی طور پر یہ ایک قیمتی، قابلِ مطالعہ معلومات افزا مجموعۂ مضامین ہے۔ (سلیم منصور خالد)

قاتل کون؟ سہیل وڑائچ۔ ناشر: ساگر پبلشرز، الحمد مارکیٹ، ۴۰- اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۲۳۰۴۲۳۔ صفحات: ۸۱۳ مع اشاریہ۔ قیمت: ۷۵۰ روپے۔

موت کا سایہ ہر زندگی کے تعاقب میں رہتا ہے، اس اعتبار سے زندگی سے متصل سب سے اہم سچائی موت ہی ہے۔ فطری اور طبعی موت، باوجود صدمے کے، رنج والم کا وہ کہرام بپا نہیں کرتی جس غم و اندوزہ کا مشاہدہ غیر طبعی موت پر ہوتا ہے۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں اس غیر فطری موت کا نکتۂ آغاز وزیر اعظم لیاقت علی خاں کا قتل تھا۔ بعدازاں صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے ہمراہ اعلیٰ درجے کی فوجی قیادت کا طیارے کی تباہی میں قتل بھی قرائن و شواہد کے اعتبار سے سبوتاژ کارروائی کا نتیجہ ہی قرار دیا جاتا ہے۔ اور پھر دسمبر ۲۰۰۷ء کی انتخابی مہم کے دوران ملک کی تیسری مرتبہ وزیر اعظم بننے کی امیدوار بے نظیر بھٹو صاحبہ کے قتل نے ملک کی سیاسی تاریخ پر گہرے اثرات ثبت کیے۔

زیر نظر کتاب، بے نظیر بھٹو کے اسی المناک قتل کی تحقیقات پر مبنی ایک دستاویز ہے، جسے